REGD. No. L. 5259

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل
ربوہ

یوم سہ شنبہ

تار کا پتہ "ڈیلی الفضل"

فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴۶/۱۱ | ۸ اخاء ۱۳۳۶ ہش | ۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۳۷

وزارتِ عظمیٰ کی خاطر میں پاکستان کی سالمیت پر آنچ نہیں آنے دونگا

لاہور کے جلسہ عام میں مسٹر سہروردی کی تقریر

لاہور ۷ اکتوبر۔ وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا ہے کہ وہ محض وزارت عظمیٰ کی خاطر پاکستان کی سالمیت پر آنچ نہیں آنے دینگے۔ اور ون یونٹ توڑنے کے سلسلہ میں ری پبلکن پارٹی اور نیشنل عوامی پارٹی کی تائید نہیں کرینگے۔ وزیر اعظم رات موچی دروازے کے باہر ایک پبلک جلسہ سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا میں پاکستان کے مفاد کو اپنی وزارت عظمیٰ سے زیادہ عزیز تصور کرتا ہوں۔ اور اس امر کے حق میں نہیں ہوں کہ ون یونٹ کو توڑ دیا جائے۔ انہوں نے کہا میں نے اپنے موقف سے ری پبلکن کو آگاہ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا میں پاکستان کی بقا کو پارٹی کی ہدایت پر فوقیت دوں گا۔

اردن کے لئے امریکی امداد پہنچنی شروع ہوگئی

عمان ۶ اکتوبر۔ امریکہ اردن کو جو فوجی امداد دے رہا ہے۔ وہ کل یہاں پہنچنی شروع ہوگئی۔ امدادی سامان میں چھ انچ دہانے کی توپیں بھی شامل ہیں خیال ہے کہ موجودہ سامان ایک کروڑ کی مالیت کا ہوگا۔

حادثہ گیمبر پر روسی سفیر کا اظہار ہمدردی

لاہور ۷ اکتوبر۔ مسٹر آیوان شپید کو نے گیمبر میں ٹرین کے حادثہ پر گورنر مغربی پاکستان کو ایک پیغام ہمدردی روانہ کیا ہے۔ گورنر نے اپنے جواب میں روسی سفیر کا شکریہ ادا کیا ہے

وزیر اعظم ۱۲ اکتوبر کو تونس جائیں گے

لندن ۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم حسین شہید سہروردی تونس کے سہ روزہ دورہ پر ۱۲ اکتوبر کو تونس پہنچیں گے آپ کو دورہ امریکہ کے وقت صدر تونس مسٹر حبیب بورقیبہ نے تونس آنے کی دعوت دی تھی۔

قافلہ کی اجازت نہیں ملی

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی —

بڑے افسوس کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جیسا کہ پہلے سے خدشہ محسوس ہو رہا تھا اس سال حکومتِ ہندوستان نے قافلہ قادیان کی اجازت نہیں دی اور زیادہ قابلِ افسوس امر یہ ہے کہ شاذونادر کے علاوہ پرائیویٹ زائرین کو بھی ویزا نہیں دیا جا رہا۔ گویا موجودہ صورت میں قادیان کا رستہ عملاً بند کر دیا گیا ہے مجھے خیال آتا ہے کہ شاید یہ صورتِ حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس رؤیا کے مطابق ہے جس میں حضور نے دیکھا تھا کہ قادیان سے باہر کسی اور جگہ پر ہیں۔ اور قادیان کی طرف واپس جانا چاہتے ہیں مگر راستہ میں ایک بڑا خوفناک دریا حائل ہے۔ جو بحر زخار کی طرح چل رہا ہے۔ اور حضور یہ کہہ کر واپس چلے آتے ہیں کہ ابھی رستہ نہیں ہے۔ (تذکرہ نیا ایڈیشن صفحہ ۱۳۸)

میں سمجھتا ہوں کہ غالباً موجودہ روک اسی روک کا پیش خیمہ ہے۔ جس کی طرف اس رؤیا میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اور انشاء اللہ اس کے بعد خدا تعالیٰ کی کوئی اور تقدیر ظاہر ہونیوالی ہے۔ سوائے دوستو جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا پریشان مت ہو کہ اسکے بعد روشنی آنے والی ہے۔ واللہ اعلم وعندہ علم الساعۃ وھو علیٰ کل شیئٍ قدیر

والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۷/۱۰/۵۷

ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کے لئے دعا کی تحریک

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی —

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم اس وقت ایک تشویشناک بیماری میں مبتلا ہو کر میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ملک صاحب موصوف اسلام اور احمدیت کے ایک مجاہد سپاہی ہیں۔ اور بچپن کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک خدمت دین میں مصروف رہے ہیں۔ اور ان کے مناظرات خدا کے فضل سے ہمیشہ بہت کامیاب ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ ان کی کتاب احمدیہ پاکٹ بک ایک بہت عمدہ تبلیغی خزانہ ہے۔ اور حال ہی میں خلافت حقہ کی تائید میں ان کی طرف سے جو مضامین نکلے ہیں وہ بھی بہت قابل قدر ہیں۔ اسی طرح انکوائری کمیشن کے ایام میں بھی خادم صاحب نے قابل تعریف خدمت انجام دی تھی۔ پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب جماعت ملک صاحب موصوف کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں نہ صرف موجودہ مرض سے شفا دے بلکہ بیش از پیش خدمت کی لمبی زندگی عطا فرمائے ومن کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ

فقط والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد

ربوہ ۶/۱۰/۵۷

مکرم خادم صاحب کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۷ اکتوبر (بذریعہ فون) مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی صحت کے متعلق مکرم سید بہاول شاہ صاحب نے حسب ذیل اطلاع دی ہے۔

"گزشتہ رات سخت تکلیف میں گزری بے حد بے چینی رہی۔ تمام رات بے خوابی رہی۔ دو تین منٹ آنکھ لگنے کے بعد ایک جھٹکا سا محسوس ہوتا تھا۔ آکسیجن پہنچائی جا رہی ہے۔ سانس لینے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ دو دفعہ خواب آور دوائی دی گئی۔ لیکن اس سے بجائے نیند آنے کے تکلیف اور بے چینی بڑھ گئی۔ چنانچہ رات کے پچھلے حصہ میں ٹیکہ لگوایا گیا۔ جس سے طبیعت کچھ سنبھلی نیند بھی آئی۔ اور بھوک بھی محسوس ہوئی۔ ٹمپریچر ۹۷ اور ۹۸ ہے"

احباب مکرم ملک صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرماتے رہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء

"جتنی آگ لگ سکے لگاؤ"

چند دنوں سے جماعت اسلامی کے بڑے بڑے ٹرمپ کارڈ مودودی صاحب کی خود رائی۔ تمرد۔ اور استکبار سے بیزار ہو کر جماعت کو چھوڑ رہے ہیں۔ ان میں ملک سعید صاحب بھی جو روزنامہ "تسنیم" کے دور ثانی کے گویا ابتداء کرنے والے ہیں شامل ہیں۔ آپ کے بعد ارشاد احمد صاحب نے تسنیم کی ادارت کچھ ماہ کی۔ آخر وہ بھی مودودی صاحب کے فاشزم اور آمرانہ طریق کار سے نالاں ہو کر جماعت سے نکل گئے۔ مولانا امین احسن اصلاحی اگرچہ ابھی تک نیمے دروں نیمے بروں کی حالت میں ہیں۔ لیکن آثار بتا رہے ہیں کہ وہ بھی مکمل طور پر باہر ہو کر ہی آرام کا سانس لیں گے عبدالغفار صاحب۔ اشرف صاحب وغیرہ تو مدت سے مودودی صاحب سے چھٹکارا پا چکے ہیں۔ اس طرح کئی بڑے بڑے ستون گر چکے ہیں اور مودودی صاحب پوست بے کارواں ہو کر خود ہی دوروں پر بھاگے بھاگے پھر رہے ہیں۔

سعید صاحب نے اپنے استعفا میں بعض باتوں کا انکشاف کیا تھا اور بتایا تھا کہ کس طرح جماعت صرف ان لوگوں پر مشتمل ہو کر رہ گئی ہے۔ جو مودودی صاحب کے بوٹ کا تسمہ کھولنے اور باندھنے میں طاق ہو گئے ہیں۔

ملک سعید صاحب نے اسی ضمن میں یکم ستمبر ۱۹۵۵ء کے پاکستان ٹائمز میں ایک مراسلہ شائع کیا تھا جس کے جواب میں کسی گمنام ایم۔ ڈی صاحب نے مودودی صاحب کی حمایت کی تھی۔ اب یکم اکتوبر ۱۹۵۵ء کے پاکستان ٹائمز میں سعید ملک نے ایم۔ ڈی صاحب کے مراسلہ کا جواب شائع کرایا ہے۔ اور مودودی صاحب کے تمرد کی کئی ایک مثالیں پیش کی ہیں۔ اس میں ایک بات یہ بھی دہرائی ہے۔ کہ

"مخالف احمدیت شورش کے تعلق میں جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ کا یہ متفقہ فیصلہ تھا۔ کہ اس میں حصہ نہ لیا جائے اور جماعت اسی پالیسی پر قائم رہی۔ بلکہ جب راست اقدام واقعی شروع ہو چکا تھا شوریٰ نے اسی پالیسی پر قائم رہنے کا فیصلہ کیا تھا اور ۵ مارچ ۱۹۵۳ء کو پریس کو اسی مضمون کا ریزولیوشن بھیجا گیا تھا لیکن اسی روز یعنی جس روز مارشل لا لگایا گیا تھا۔ لاہور میں ضلعی امراء کے اجتماع میں جو انہیں جماعت کی پالیسی سے مطلع کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔ مولانا مودودی نے ہاتھ لہرا کر کہا کہ

"جتنی آگ لگ سکے لگاؤ"

شوریٰ کے ایک رکن عبدالرحیم اشرف (ایڈیٹر المنیر لائلپور) نے اسی وقت اٹھ کر کہا۔ کہ مولانا مودودی نے یہ کسی غلط فہمی کی بنا پر کہی ہے۔ ان کے مطالبہ پر شوریٰ کا پھر اجلاس منعقد کیا گیا۔ اور اس میں فیصلہ کیا گیا کہ جماعت کسی ایسی پالیسی پر حصہ نہیں لے گی۔

میں نے جماعتی تفتیشی کمشن کے روبرو اپنے تحریری بیان میں اس واقعہ کا ذکر کیا تھا۔ اور کمشن کے ارکان کو یاد دلایا تھا۔ جنہوں نے اس کو تسلیم کیا تھا"

ملک سعید صاحب کے اس بیان کی تائید مودودی صاحب کا وہ تمام طرز عمل بھی کرتا ہے جو انہوں نے گویا اس تحریک کے دوران میں اور خصوصاً مورخہ ۵ مارچ ۱۹۵۳ء کو گورنمنٹ ہاؤس میں اختیار کیا تھا اور جس کے متعلق ذیل میں ہم تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں:۔

"جب جماعت اسلامی کے لیڈر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے حکومت کی ان سرتوڑ کوششوں میں جو وہ ۵ مارچ کو فسادات کے روکنے کے لئے کر رہی تھی۔ کسی قسم کا تعاون پیش نہ کیا۔ تو ہمارے نزدیک جماعت کی ذمہ داری میں بہت بڑا اضافہ ہو گیا۔ بلکہ اس کے برعکس مولانا نے سرکشانہ رویہ اختیار کیا۔ تمام واقعات کا الزام حکومت پر عائد کیا اور فسادی عناصر کو "تشدد کا شکار" کہہ کر ان سے عام ہمدردی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ گورنمنٹ ہاؤس میں انہوں نے جو رویہ اختیار کیا۔ اس کے متعلق جو شہادت پیش ہوئی ہے اس سے ہم یہی اثر قبول کر سکتے ہیں کہ وہ پورے نظام حکومت کے انہدام کی توقع کر رہے تھے۔ اور حکومت کی متوقع پریشانی اور خوائگی پر بغلیں بجا رہے تھے۔ اور اگر اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی پیش نظر رکھ لی جائے۔ کہ جماعت اسلامی کا مقصد اقتدار حاصل کرنا ہے کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اللہ کی حاکمیت کے ماتحت مذہبی ادارات کے قیام کا مقصد حاصل کرنے کا موثر ترین ذریعہ یہی ہے۔ تو اس امر میں ذرا بھی شبہ باقی نہیں رہتا۔ کہ جو کچھ ہو رہا تھا۔ اسے جماعت اسلامی کی پوری تائید و حمایت حاصل تھی"
(رپورٹ تحقیقاتی عدالت (اردو) صفحہ ۲۷۱)

اس کے علاوہ ملک سعید صاحب کے بیان کی۔ کہ مولانا مودودی صاحب نے ہاتھ لہرا کر کہا تھا۔ کہ "جتنی آگ لگ سکے لگاؤ" تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے۔ کہ یہ مودودی صاحب ہی تھے۔ جنہوں نے اپنی تقریر میں جو ۲۴ جنوری کو کراچی سے واپس آنے کے بعد موچی دروازہ میں کی کہا تھا۔ کہ "یہاں ہندو مسلم والے فساد ہو جائیں گے"۔

اس سے ملک سعید صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مودودی صاحب شوریٰ کے فیصلہ کے خلاف جارحانہ طریق کار پسند کرتے تھے۔ اور شورش کے حامی تھے۔ جہاں اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے۔ وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مودودی صاحب کا تمام کاروبار منافقانہ ہے اور اس لئے ان کے زیر اثر جماعت اسلامی کا کاروبار بھی منافقانہ ہو کر رہ گیا ہے۔

ایک معاصر نے سعید ملک صاحب کے اس بیان پر تبصرہ کیا ہے اس کے چند فقرے ملاحظہ ہوں

"ان الزامات کی تردید تو مولانا مودودی جماعت اسلامی اور "تسنیم" کریں گے۔ مگر ہم ملک صاحب کی خدمت میں صرف اتنی بات کہنے کی اجازت چاہتے ہیں کہ قبلہ اس واقعہ کے بعد بھی آپ جماعت اسلامی پنجاب کے امیر اور "تسنیم" کے مدیر و سرپرست رہے۔ بلکہ آپ نے جسٹس منیر اور جسٹس کیانی کی تحقیقاتی عدالت میں اسی جماعت اسلامی اور انہیں مولانا مودودی کی وکالت بھی فرمائی اور جنہیں ان کے مقدمہ کی پیروی کی ہے۔ اس وقت یہ باتیں آپ کے ذہن سے کیوں اتر گئی تھیں؟ آپ ایک شخص کو سالہا سال اپنا روحانی باپ کہتے رہے ہیں۔ اب اس سے سیاسی اختلاف ہو گیا ہے۔ تو اس کا اظہار آپ کا جمہوری حق ہے۔ مگر اس کی داڑھی پر ہاتھ ڈالنا تو مروت اخلاق اور شرافت کے قطعاً منافی ہے"

معاصر کا اس سے خواہ کچھ مطلب ہو۔ لیکن اگر یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ مودودی صاحب کے زیر اثر تمام جماعت ہی منافقانہ روش پر چلائی جا رہی ہے۔ تو ملک سعید صاحب کی اتنی مدت خاموشی سمجھ میں آنا مشکل نہیں ہے۔

تمام احباب جماعت احمدیہ کیلئے خوشخبری

(از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے آج ۷ اکتوبر کو قرآن شریف کا سارا ترجمہ مکمل ہوگیا یعنی الحمد للہ سے لے کر والناس تک مع تفسیر صغیر کے جس کے متعلق تفسیر کبیر سے مقابلہ کرنے سے یہ پتہ لگا ہے کہ کئی مضامین اختصاراً اس میں ایسے آئے ہیں۔ کہ تفسیر کبیر میں بھی نہیں۔ امید ہے کہ تفسیر صغیر کی پہلی کھیپ ۱۵ اکتوبر تک تیار ہوجائے گی۔ اور جلسہ سالانہ تک دو ہزار جلد کے تقسیم کرنے کے ہم قابل ہوجائیں گے۔ گو خریداروں کی بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھ کر جو تین ہزار سے اوپر نکل چکی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ تک پانچ ساڑھے پانچ ہزار ہوجائے گی۔ ہم نے پانچ ہزار جلد چھپوانے کا آرڈر دے دیا ہے اور یہ بھی سوچا جا رہا ہے۔ کہ کثرت سے چھپوانے اور کئی اقتصادی باتوں کے مدنظر رکھنے کی وجہ سے کتاب سستی پڑے گی۔ اور بڑے خریداروں کے لئے قیمت میں بھی کچھ کمی کر دی جائے گی۔ بشرطیکہ خریدار مقررہ حد تک لیں۔ مثلاً ڈیڑھ صد خریدنے والوں کیلئے اور قیمت۔ دو سو خریدنے والوں کے لئے اور قیمت۔ سوا تین سو خریدنے والوں کیلئے اور قیمت اور پانچسو خریدنے والوں کیلئے اور قیمت۔ امید ہے کہ اس طرح زیادہ تعداد میں خریدنے والی جماعتوں کو مقامی طور پر بھی کچھ نفع مل جائے گا۔ مثلاً سوا تین سو کی تعداد میں خریدنے والوں کو ساڑھے گیارہ روپے فی جلد مل جائے۔ اور کچھ رقم وہ آگے خریداروں کو دے دیں۔ اور سستی کر کے کتاب بیچ دیں۔ تو خیال ہے کہ اس طرح انکو ہزار گیارہ سو کا نفع ہوجائے گا۔ اور پانچ سو والوں کو اس سے بھی زیادہ۔ سوا تین سو تعداد اس وقت تک صرف ربوہ والوں نے لی ہے اور امید ہے کہ اکتوبر تک انکی خریداری کی تعداد چار پانچسو تک جا پہنچے گی۔ دوسرے نمبر پر کراچی ہے جنہوں نے تین سو جلد خریدی ہے۔ اس کے بعد لاہور ہے۔ جن کی سو کی درخواست تو آچکی ہے۔ مگر دوسری درخواست ملی ہے کہ چونسٹھ خریدار ہو چکے ہیں۔ اور ابھی اور ہو رہے ہیں۔ پس اگر لاہور کو دو سو سمجھا جائے۔ اور کراچی کو تین سو اور ربوہ کو پانچ سو۔ تو یہ ہزار کی تعداد ہوجاتی ہے اور بقیہ جماعت کو ملا کر یہ اکتیس بتیس سو کی تعداد ہے۔ اور ابھی چار مہینے باقی ہیں۔ جن میں کتاب کی خریداری مکمل ہوجائے گی لیکن جلسہ تک بمشکل تین ہزار آدمیوں کو کتاب مل سکے گی۔ باقی لوگوں کو جنوری فروری کا انتظار کرنا پڑیگا اور ممکن ہے کہ اس عرصہ میں خریداری اور بھی بڑھ جائے۔ اور کئی ہزار خریدار کو اگلے سال کے مئی جون تک انتظار کرنا پڑے۔

مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)

ضروری اعلان

احباب نے اخبار الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء میں شائع شدہ فیصلہ مجلس شوریٰ ۱۹۵۶ء درباره اراکین مجلس انتخاب خلافت احمدیہ کی شق ۹ کو ملاحظہ فرما لیا ہوگا۔ کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابیوں میں سے ہر ایک کا بڑا لڑکا انتخاب میں رائے دینے کا حقدار ہوگا۔ بشرطیکہ وہ مبائعین میں ہو۔ اس جگہ صحابہ اولین سے مراد وہ احمدی ہیں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کی کتب میں فرمایا ہے"۔

لہٰذا اس اعزاز کے مستحق احباب بہت جلد اپنے مکمل پتہ سے نیز اپنے والد صاحب محترم کے اسم گرامی اور جس کتاب میں ان کا ذکر ہے۔ اس کے حوالہ سے بھی مطلع فرمائیں۔ تاکہ لسٹ مکمل کر کے کارروائی کی جا سکے۔

اس کے متعلق رپورٹ معرفت امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب جماعت مقامی باضابطہ۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء تک ارسال فرماویں۔

(پرائیویٹ سکرٹری)

"نذرِ عقیدت"

([illegible])

زندگی کی عجیب راہوں میں
بے خطر گامزن حیات تری
ہر ادا تیری روح پرور ہے
جانفزا ایک ایک بات تری

تیرے انوار کی ضیاؤں سے
میرے سینے کے داغ روشن ہیں
گمرہی کا جہان لرزاں ہے
ظلمتوں میں چراغ روشن ہیں

تو نے صدق و صفا کی راہوں میں
پھول اخلاص کے کھلائے ہیں
خواہشوں کو حقیر جانا ہے
آسمانوں پہ گھر بنائے ہیں

میں اخلاص سے دعا گو ہوں
تو جہاں بھی ہو شاد کام رہے
آسمانوں کے ناز پروردہ
نصرتِ حق تجھے مدام رہے

لے کے ذوقِ جنوں کی مشعل
تو نے سینوں کو نور بخشا ہے
ناقصوں کو تجلیاں دی ہیں
بے سہاروں کو حوصلہ بخشا ہے

طالبِ شوق بن کے آجاؤ
ایک زندہ نشان ہے محمود
کیسا ارفع مقام پایا ہے
کس قدر کامران ہے محمود

جنگ میں استعمال ہونے والی زہریلی گیسیں

(از مکرم پروفیسر حبیب اللہ صاحب ایم۔ ایس۔ سی تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

قسط اوّل

اللہ تعالیٰ نے تمام جاندار چیزوں میں ایک ارتقائی صورت رکھی ہے۔ انسان کبھی بچہ ہوتا ہے۔ پھر جوان ہوتا ہے پھر ارذل عمر کو پہنچ جاتا ہے۔ یہ ارتقاء نہ صرف اس کی جسمانی حالتوں میں پایا جاتا ہے بلکہ اس کی تمدنی اور ذہنی ترقی میں بھی موجود ہے۔ ایک زمانہ میں وہ Cave man تھا۔ پہاڑوں کی کھوؤں اور غاروں میں رہا کرتا تھا اور اب عالیشان عمارتوں میں رہتا ہے۔ جوں جوں زمانہ گذرتا گیا۔ اس کے تجربہ اور علم میں اضافہ ہوتا گیا۔ اور اسی کے مطابق اس کے طور طریق بدلتے گئے۔

فنونِ جنگ کی تاریخ میں بھی یہی ارتقائی منازل نظر آتے ہیں۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور نسل انسانی کا آغاز ہوا۔ تو کچھ عرصہ بعد ان کے بیٹوں میں تنازع ہو گیا اور ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا۔ گویا یہ جنگ وجدال انسان کے معرض وجود میں آنے کے ساتھ ہی شروع ہو گیا۔ گو مختلف زمانوں میں اس کی مختلف صورتیں رہی ہیں۔ غالباً ابتداء میں انسان پتھروں کے ذریعہ یا ڈنڈے مار کر ایک دوسرے کا سر پھوڑتا ہوگا۔ لیکن مرورِ زمانہ کے ساتھ جیسا جیسا اس کا علم اور تجربہ بڑھتا گیا اس کے لڑنے کے طریقوں میں بھی تبدیلی ہوتی گئی۔ رفتہ رفتہ اس زمانہ نے تیز اور بھالوں کا استعمال سیکھ لیا۔ پھر گرزوسنان کا دور آیا۔ خنجر اور تلواریں استعمال ہونے لگیں۔ ایک زمانہ میں انسان زمین پر ہی ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو جاتے تھے پھر گھوڑوں اور ہاتھیوں پر سوار ہو کر اس نے لڑنا سیکھ لیا۔ یہ ابتدائی دور تھا جو غالباً پندرھویں صدی تک جاری رہا۔ پھر بارود کی ایجاد نے جنگ کے طور طریقوں میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیا۔ آپ سب حضرات واقف ہیں کہ پانی پت کی پہلی لڑائی میں ابراہیم لودھی ایک لاکھ سپاہی اور ایک ہزار جنگی ہاتھی لے کر میدان میں آیا۔ اس زمانے کے لحاظ سے یہ اتنی بڑی فوج تھی جس کا مقابلہ کرنا آسان نہ تھا۔ اس کے بالمقابل بابر کے ساتھ صرف بارہ ہزار جانباز تھے لیکن میدان بابر کے ہاتھ رہا۔ کیونکہ اس کی فوج آتشیں اسلحہ سے آراستہ تھی۔ جن سے ہندوستان کے لوگ واقف نہ تھے۔ غرض اس غیر متوقع طریق جنگ نے ابراہیم لودھی کے ساتھیوں کو بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ اور ہندوستان کا نقشہ ہی بدل گیا۔

جنگ کا یہ دوسرا دور جس کا آغاز سولھویں صدی سے ہوا پہلی جنگ عظیم تک جاری رہا۔ اس زمانے میں یہ سمجھا جاتا تھا کہ جس کے پاس گولہ بارود زیادہ ہو وہی کامیاب ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی نظریہ کے تحت جنگ سے قبل جرمنی نے کافی سامان حرب جمع کیا اور جب تیاری مکمل ہو گئی تو انہوں نے سمجھا کہ اگر جنگ چھڑ گئی تو چند ماہ کے اندر اندر اس کا خاتمہ ہو جائے گا اور وہ یقیناً کامیاب ہوں گے لیکن جب جنگ طول پکڑ گئی اور اتحادیوں نے ان کی ناکہ بندی کر دی تو ان کا گولہ بارود ختم ہونے لگا اور انہیں فکر پیدا ہوئی کہ اب کیا کیا جائے۔ انگریزی میں ایک مثل مشہور ہے کہ

Necessity is the mother of invention.

یعنی ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ جب تنگی اور بے چارگی سے انسان دوچار ہوتا ہے تو وہ کوئی نہ کوئی راہ اپنے لئے نکال لیتا ہے۔ اتحادیوں کی ناکہ بندی اور جنگ کی طوالت کی وجہ سے جرمنی کی ساری جنگی مشینری مفلوج ہونے لگی۔

ان کی صنعت۔ تجارت۔ زراعت غرض ساری معیشت پر گہرا اثر پڑا۔ ان اثرات کا مقابلہ کرنے اور ضروری سامان کی قلت کو دور کرنے کے لئے انہوں نے قدرتی اشیاء کے متبادل مصنوعی چیزیں بنانی شروع کیں اور اپنی کیمیائی صنعت کو بڑی سرعت سے ترقی دی۔

گولہ بارود کی تیاری کے لئے نائٹروجن کے ایک مرکب نائٹراٹ (Nitrates) یا شورہ کی بڑی مقدار درکار ہوتی ہے یہ چیز جنوبی امریکہ کے جنوبی علاقہ چلی سے آیا کرتی تھی۔ جب جنگ کا آغاز ہوا تو سپلائی بند ہو گئی تب جرمنوں کو خیال پیدا ہوا کہ ہوا میں کافی مقدار میں نائٹروجن موجود ہے۔ کیوں نہ اس کو استعمال کیا جائے۔ چنانچہ بہت جلد انہوں نے ایسے طریقے دریافت کر لئے جن کے ذریعہ ہوا کی نائٹروجن کو شورہ سے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح چلی سالٹ پیٹر یا شورہ کی سپلائی بند ہونے سے جو نقصان ہوا تھا بڑی حد تک اس کی تلافی ہو گئی۔ لیکن انہوں نے محسوس کیا کہ اتحادی بھی جدید اسلحہ کی تیاری میں بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں اگر مقابلہ اسی طرح جاری رہا تو کامیابی کی امید بہت کم ہے۔ تب انہیں جنگ کے طریقے میں ایک انقلاب پیدا کرنے کا خیال سوجھا اور انہوں نے کیمیائی جنگ کا آغاز کیا۔

چنانچہ ۲۲ اپریل ۱۹۱۵ء کو یا پرس کے محاذ پر انہوں نے کلورین گیس کے سولہ ہزار سلنڈر اتحادی فوجوں کے سامنے کھول دئیے۔ یہ سلنڈر ایسے وقت میں کھولے گئے جبکہ ہوا کا رخ اتحادی فوجوں کی طرف تھا۔ ان کے کھلنے سے ایک ہلکے سے پیلے رنگ کا ایک مہیب بادل اتحادی فوجوں کی طرف بڑھنے لگا۔ اتحادی حیران تھے کہ یہ کیا نئی بلا نمودار ہوئی ہے۔ ان کے دیکھتے دیکھتے وہ بادل ساری فضا میں پھیل گیا۔ اس کے سونگھنے سے فوج میں کھلبلی مچ گئی ان کے لئے اگر ممکن ہوتا تو وہ بھاگ کر جان بچا لیتے۔ لیکن اب کوئی جائے فرار نہ تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بے شمار سپاہی ہلاک اور مجروح ہوئے اور جرمنوں کا تجربہ کامیاب رہا۔ لیکن یہ کامیابی صرف اس وجہ سے تھی کہ اتحادی اس طرح کی جنگ سے ناواقف تھے۔ اس حملے کے معاً بعد لارڈ کیچنر نے انگلستان کے قابل ترین سائنسدانوں کو موقع پر پہنچ کر تحقیقات کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے جا کر معلوم کیا کہ کلورین گیس استعمال کی گئی تھی۔ یہ معلوم ہوتے ہی ایک طرف تو اتحادیوں نے بھی اس ہتھیار کو استعمال کرنے کی طرف توجہ کی دوسری طرف انہوں نے اس گیس سے بچاؤ کے طریقے معلوم کرنے کے لئے اپنی ساری توانائی اور توجہ کو مرکوز کر دیا۔ آپ کو یہ معلوم کر کے حیرت ہوگی کہ دو ہفتے کے قلیل عرصہ میں ساری فوج کو گیس ماسک مہیا کرائے گئے۔ غرض ۲۲ اپریل ۱۹۱۵ء سے کیمیائی جنگ کا آغاز ہو گیا۔

قبل اس کے کہ میں کیمیائی گیسوں کے متعلق مزید کچھ عرض کروں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ گولہ بارود کی جنگ اور کیمیائی جنگ کا فرق واضح کر دوں تاکہ اس کی انقلابی نوعیت کا صحیح اندازہ ہو سکے۔

پہلا فرق

ان دونوں طریقوں میں سب سے پہلا فرق تو یہ ہے کہ اگرچہ گولہ بارود کے استعمال اور بموں کے پھٹنے سے مہیب آوازیں پیدا ہوتی ہیں اور بہت کچھ آگ اور دھواں نکلتا ہے لیکن جسمانی نقصان اس قدر زیادہ نہیں ہوتا۔ اگر سپاہی کھلے کھلے کھڑے ہوں تو بہت سی گولیاں درمیانی خلاؤں سے گذر کر ضائع چلی جاتی ہیں۔ جس قدر درمیانی فاصلہ زیادہ ہوتا ہے اسی قدر نقصان میں کمی ہوتی ہے۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو سپاہی ساتھ ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک بم کے پھٹنے سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ لیکن دوسرا بالکل محفوظ رہتا ہے۔ گویا سب کے سب یکساں طور پر متاثر نہیں ہوتے۔ لیکن یہ صورت کیمیائی جنگ میں نہیں پائی جاتی۔ اس میں سب کے سب کم و بیش یکساں طور پر متاثر ہوتے ہیں اور درمیانی فاصلہ بڑھانے یا کم کرنے سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔

دوسرا فرق

یہ ہے کہ گولہ بارود کی جنگ میں بچاؤ کے لئے ریت کے مورچے بنائے جا سکتے ہیں۔ درختوں کی آڑ لی جا سکتی ہے۔ پہاڑی کے پیچھے چھپا جا سکتا ہے۔ یا خندقیں کھود کر محفوظ رہ سکتے ہیں۔ لیکن کیمیاوی جنگ میں نہ مورچے کام آتے ہیں نہ قلعہ بندیاں نہ پہاڑیاں بچا سکتی ہیں۔ اور نہ خندقیں حفاظت کے لئے۔ یہ سب چیزیں بیکار ثابت ہوتی ہیں۔ زہریلی گیسیں خندقوں میں بھی اثر کرتی ہیں اور مورچوں کے اندر بھی گھس جاتی ہیں۔

تیسرا فرق

یہ ہے کہ گولی کا اثر فوری طور پر ظاہر ہوتا ہے

جس کو گولی لگ گئی وہ تو ہلاک ہو جاتا ہے لیکن جس کو نہیں لگتی وہ بالکل محفوظ رہتا ہے۔ بم پھٹنے کے ایک سیکنڈ بعد وہ بالکل بے ضرر ہو جاتا ہے۔ جو چیز اس کی زد میں آگئی وہ تو فوراً تباہ ہو جاتی ہے۔ لیکن باقی چیزوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ لیکن زہریلی گیس کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔ اس کا اثر بعض صورتوں میں بہت دیر بعد ظاہر ہوتا ہے۔ جب ظاہر ہوتا ہے تو بہت دیر تک قائم رہتا ہے اور وسیع علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔

کیمیاوی گیسوں کی تقسیم

دونوں طریقہ ہائے جنگ میں فرق بتلا دینے کے بعد اب میں کیمیائی گیسوں کی تقسیم کے سوال کو لیتا ہوں۔ جو اشیاء کیمیائی جنگ میں استعمال ہوتی ہیں ان کی موٹی موٹی تین قسمیں ہیں (۱) زہریلی گیسیں (۲) دخان (۳) آتشگیر مادے دخان اور آتشگیر مادوں کا میرے موضوع سے تعلق نہیں اس لئے میں ان کو چھوڑتا ہوں اور صرف زہریلی گیسوں کو لیتا ہوں۔

نظری اعتبار سے زہریلی گیسوں کی دو طرح تقسیم کی جاتی ہے۔

اوّل ان کی کیمیائی ساخت اور بناوٹ کے لحاظ سے یعنی اس لحاظ سے کہ ان میں کون کون سے عناصر موجود ہوتے ہیں اور وہ کس طرح آپس میں جڑے ہوتے ہیں۔

دوم:۔ ان کے اثر کے لحاظ سے

جہاں تک ان کی کیمیاوی ساخت کا تعلق ہے میں اس جگہ کچھ بیان نہیں کرنا چاہتا۔ یہ چیز سائنس کے طالب علم کے لحاظ سے تو مفید اور اہم ہے لیکن دوسرے لوگوں کے لئے اس میں کوئی خاص دلچسپی کا سامان نہیں۔ البتہ اس قدر بتا دینا کافی ہوگا کہ زہریلی گیسوں میں زیادہ تر نامیاتی مرکبات organic compounds استعمال ہوتے ہیں جن کا جزو اعظم کاربن ہوتا ہے۔ کاربن کے علاوہ ان میں کلورین گندھک (arsenic) اور سنکھیا بھی استعمال ہوتا ہے۔ غیر نامیاتی اشیاء جن میں کاربن موجود نہیں ہوتی نسبتاً بہت کم استعمال

ہوتے ہیں۔

جہاں تک اثر کا تعلق ہے۔ زہریلی گیسوں کو مندرجہ ذیل قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) وہ گیسیں جو اعضائے تنفس پر اثر انداز ہوتی ہیں یہ سب سے زیادہ خطرناک ہیں۔ ان میں سے بعض پھیپھڑوں پر اثر کرتی ہیں اور اس کی جھلی کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ جن میں سے گذر کر آکسیجن ہوا کی تھیلیوں میں داخل ہوتی ہے بعض ہوا کی نالیوں میں سوجن پیدا کر کے ہوا کا راستہ ہی بند کر دیتی ہیں۔ یا ان میں زخم پیدا کر دیتی ہیں۔ اور جراثیم کو خون میں داخل ہونے کا راستہ مل جاتا ہے۔ مشہور مسٹرڈ گیس اسی قسم کی چیز ہے۔ پھر بعض گیسیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ مہلک تو نہیں ہوتیں۔ لیکن حلق اور ناک میں ایسی بے چینی پیدا کر دیتی ہیں کہ انسان چھینکنے اور کھانسنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ سر میں شدید درد کے علاوہ سخت گھبراہٹ اور اضطراب پیدا ہوتا ہے۔ دم گھٹنے لگتا ہے۔ اور استفراغ تک نوبت پہنچتی ہے۔ خاص اثرات کے علاوہ جسم میں عام کمزوری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور جسم کے بعض حصے وقتی طور پر بے حس بھی ہو جاتے ہیں۔ ڈائی فینائل کلور آرسین (diphenyl chlorarsine) اسی قسم کی ایک گیس ہے۔

(۲) دوسری قسم گیسوں کی وہ ہے جو آنکھوں پر اثر انداز ہوتی ہیں جنہیں عام طور پر اشک آور گیس کہتے ہیں۔ ان گیسوں کی وجہ سے بے اختیار آنسو اُمڈ آتے ہیں۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور پھر متورم ہو جاتی ہیں جب تھوڑی مقدار میں استعمال کی جاتی ہیں تو ان سے بے چینی پیدا ہوتی ہے اور آدمی تھوڑے عرصہ کے لئے قابل نہیں رہتا۔ لیکن اگر زیادہ مقدار میں استعمال کی جائیں . . . .

. . . .

. . . .

تو اوّل الذکر قسم کی طرح ہلاکت پر منتج ہوتی ہیں۔ کلورو پکرن (Chloro picrin) اور برومو ایسی ٹون bromo (acetone اس قسم کی گیسوں کی اچھی مثالیں ہیں۔

(۳) تیسری قسم کی گیسیں وہ ہیں جو جسم پر تیز کھجلی کا احساس پیدا کرتی ہیں اور بعد ازاں سارے جسم پر آبلے پیدا کر دیتی ہیں اور ان کی وجہ سے نہ صرف جسم پر زخم پڑ جاتے ہیں بلکہ آنکھیں۔ ناک۔ کان حلق سب یکساں متاثر ہوتے ہیں اور یہ سخت تکلیف کا موجب ہوتی ہیں۔ ان سے ہلاکت تو زیادہ واقع نہیں ہوتی لیکن یہ انسانوں اور جانوروں کو لمبے عرصہ کے لئے بیکار کر دیتی ہیں۔ مسٹرڈ گیس (mustard gas) اور لیوی سائٹ (lewisite) اس قسم کی گیسوں کی اچھی مثالیں ہیں ٭ (باقی)

تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ

حضور کے مندرجہ ذیل ارشاد کا تفصیلی اقتباس سال کے شروع میں بذریعہ سرکلر جملہ مجالس کو بھجوایا گیا تھا۔ اب یاد دہانی کے لئے پھر شائع کیا جاتا ہے۔

حضورؓ نے اپنے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

”میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اسی لئے اٹھایا ہے تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہے گا جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو۔ اور کوشش کریں کہ ہماری کی ساری رقم وصول ہو جائے“

(الفضل ۲ دسمبر ۱۹۴۹ء) مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ

ولادت

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری سابق مبلغ سیرالیون کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۲۸ ستمبر کو لڑکا تولد ہوا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ”محمد نصیر“ نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و درازیٔ عمر کے ساتھ سلسلہ کا خادم اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان نکاح

برادرم عزیز محمود احمد خان ابن ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب مرحوم۔ ایم۔اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ لاہور کا نکاح ہمراہ منصورہ بیگم صاحبہ بی۔اے بنت جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ لاہور نے مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۵۶ء کو پڑھا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے طرفین کے لئے خیر و برکت کا موجب ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد خان۔ نمبر ۴۲ مزنگ روڈ۔ لاہور

درخواست دعا

میری لڑکی خیر النساء عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے اور چھوٹی بچی کو درد گردہ کی تکلیف ہے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ نیز عزیزم منیر احمد (ابن میاں سلطان احمد صاحب درویش) کی بیماری تشویشناک ہے ہاتھ پاؤں کام نہیں دے رہے اس کیلئے دعائے صحت فرمائیں۔ (مولوی) محمد تقی دار الصدر غربی ۔ ربوہ

ایئرفورس پبلک سکول سرگودھا میں پری کیڈٹ کورس

۱/۱/۵۸ سے شروع ہوگا

داخلہ کی شرائط :-

۱- امیدوار کی عمر ۱/۱/۵۸ کو گیارہ۔ بارہ سال ہو۔

۲- تعلیم۔ چھٹی جماعت یا اس کے برابر کوئی امتحان پاس ہو۔

۳- عرصہ ٹریننگ ۲ سال۔ داخلہ مقابلہ کے امتحان میں کامیابی پر منحصر ہے امتحان میں دو پرچے ہوں گے (۱) English (2) Calculations

امیدوار قلم دوات اپنی لائیں۔ کاغذ مہیا کئے جائیں گے۔ امیدواروں کی حاضری ۱/۱۰/۵۷ کو ۷ بجے صبح ذیل کے مقامات میں سے کسی ایک پر ضروری ہوگی۔ انفرادی طور پر اور کوئی اطلاع نہیں دی جائے گی۔

۱۔ ڈرگ روڈ کراچی۔ سمنگلی (کوئٹہ) لاہور چھاؤنی۔ چک لالہ۔ پشاور چھاؤنی۔ تیج گاؤں (ڈھاکہ) چاٹگانگ۔ گورنمنٹ کالجز راجشاہی۔ سلہٹ۔ حیدرآباد

تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے طلباء انٹیلی جنٹس Intelligence ٹسٹ اور انٹرویو بورڈ کے لئے پیش ہوں گے۔ جن کی یہ بورڈ سفارش کرے گا۔ ان کو میڈیکل ٹسٹ کے لئے پیش ہونا ہوگا۔ سرپرستوں سے ذیل کی شرح پر فیس لی جائے گی۔

۳۰۰۰ کی آمدنی تک فیس نہیں ہوگی ۳۰۰۱ سے ۵۰۰۰ تک ۱۵/- روپے ماہوار

۵۰۰۱	" ۱۰۰۰۰ تک	۲۵/-	"
۱۰۰۰۱	" ۱۸۰۰۰ "	۴۰/-	"
۱۸۰۰۱	" ۳۰۰۰۰ "	۶۰/-	"

اس کے اوپر ۱۰۰/- ماہوار

اس کے علاوہ کوئی خرچ نہیں ہوگا۔

فارم ہائے درخواست ذیل کے دفاتر سے مل سکتے ہیں اور مکمل کرکے انہی دفاتر کو واپس کرنے ہونگے درخواستوں کے بھیجنے کی آخری تاریخ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۵۷ء ہے۔

1. P.A.F Recruiting office Deaf & Dumb Building Ramna (Dacca)
2. Do - Abdul Sattar Road Chittagong
3. Sub. R. office - Mani Babu's house Lunipur Rajshahi.
4. Sub Employment Exchange Building Sylhet.
5. " Hyderabad.
6. P.A.F Recruiting office - Ingle Road Karachi
7. " " " Glovcester Road Quetta
8. " " " Abbot Road Lahore
9. " " " The Mall Rawalpindi.
10. " " " North Circular Road Peshawar Cantt.

(ناظر تعلیم)

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف ننکانہ بخیریت واپس پہنچ گئے

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف ننکانہ ۱۰ر مئی ۱۹۵۷ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے حج کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ اور براستہ بغداد مکہ معظمہ گئے تھے۔ واپسی پر قافلہ کو راستہ میں روک لیا گیا۔ جس کی وجہ سے بڑی تشویش تھی۔ الحمدللہ کہ ڈاکٹر صاحب بخیریت واپس ننکانہ پہنچ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف اور ساری جماعت کے لئے ان کا حج مبارک کرے۔

(مہتمم اصلاح و ارشاد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اگر آپ

اپنے کسی غیراز جماعت دوست کو اسلام اور احمدیت کے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچانا چاہتے ہوں تو نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ کو تحریر فرمائیں۔

نظارت انشاء اللہ آپ یا آپ کے دوست کی مفید راہنمائی کے علاوہ مندرجہ ذیل لٹریچر میں سے جو آپ پسند فرمائیں آپ یا آپ کے دوست کو مفت بھجوا سکتی ہے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی	از حضرت بانی سلسلہ احمدیہ
ہماری تعلیم (خلاصہ کشتی نوح)	مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
احمدیت کیا ہے (انگریزی)	از حضرت امام جماعت احمدیہ
احمدیت کا پیغام (اردو)	" " "
Why I believe in Islam	" " "
مسیح ناصری صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے (جرمنی سائنسدانوں کی شہادت)	
اصلی انجیل کہاں ہے؟	
اکناف عالم میں تبلیغ اسلام	(رسالہ لائف کے مضمون کا ترجمہ)
ذکر حبیب	از حضرت مرزا شریف احمد صاحب
اہلی زندگی کے متعلق اسلامی تعلیم	از قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے
خاتم الانبیاء کا عدیم المثال مقام	

زیر طبع

اسلام میں مغرب کی بڑھتی ہوئی دلچسپی	از چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
فیضان نبوت محمدیہ	از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل
مقام حدیث	از مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب
کفن کی حقیقت	

جاری کردہ:- صیغہ نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ (پاکستان) ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح مقیم حافظ آباد عرصہ تین یوم سے بخار سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ والد محترم کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(قریشی محمد صادق مسجد احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

(۲) میرے بچہ عزیزم محمود احمد کو چند دنوں سے بخار ہے اور بائیں ٹانگ پر فالج ہوگیا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچے کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین غلام احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور

(۳) میری والدہ صاحبہ بہت عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور اب گھر میں بچوں کو بھی بخار ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ محمد اکرام اطہر از ڈھاکہ

(۴) میری ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ . . . . کہ ٹانگ کا جوڑ بالکل درست ہوگیا ہے احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں (ناصر احمد ننکانہ صاحب)

(۵) محترمہ نانی صاحبہ سوا تین سال سے دماغی مرض میں مبتلا ہیں۔ اور ایک ہفتہ سے لاہور ہسپتال میں داخل ہیں احباب صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ (مقبول بیگم)

(۶) ہماری ایک ٹیچر صاحبہ نے بی۔اے کے چند پرچے دیئے ہوئے ہیں۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ مقبول بیگم سیالکوٹ

(۷) خاکسار کے والد سراج دین صاحب ۲۲/۹/۵۷ بروز اتوار کی شام کو فالج کا حملہ ہو جانے سے بیمار ہیں۔ ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو صحت اور درازی عمر عطا فرمائے۔ آمین

مشتاق احمد کریانہ مرچنٹ مین بازار وزیرآباد شہر

(۸) میرے بڑے بھائی غلام محمد صاحب کاٹھ گڑھی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں۔ ان کی عمر اس وقت ۸۷ سال ہے جاڑا دے کر بخار چڑھتا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں غلام رسول پنشنر کاٹھ گڑھی ہڑپہ شہر ضلع منٹگمری

134

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

نمبر ۱۴۶۵۵ میں مبشر احمد باجوہ ولد چوہدری رشید احمد صاحب قوم باجوہ جٹ پیشہ تجارت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۰۳ ج ب ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵۷-۸-۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں۔ میری آمد ماہوار بذریعہ تجارت تقریباً اس وقت یکصد روپیہ ہوتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے وقت وفات جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد:۔ مبشر احمد باجوہ بقلم خود باجوہ کمیشن شاپ پرانی غلہ منڈی لائلپور

گواہ شد:۔ سردار محمد بقلم خود برنالہ کمیشن شاپ پرانی غلہ منڈی لائلپور

گواہ شد:۔ بقلم خود اللہ دتا محلہ سنت پورہ گلی ۱ لائل پور شہر۔

نمبر ۱۴۶۵۸ میں مولوی محمد حسن ولد مولوی نور محمد صاحب قوم جٹ پیشہ پنشنر عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵۷-۸-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت مستقل الاٹ شدہ اراضی رقبہ پانچ ایکڑ واقع چک ۵۹ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور ہے۔ اس کی آمد سالانہ تقریباً تین سو روپیہ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ میری پنشن مبلغ نوے روپیہ ماہوار ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ محمد حسن مولوی فاضل پنشنر بقلم خود

گواہ شد:۔ عطا محمد سیکرٹری مال وصیت ۹۲۵۳۵ جڑانوالہ ضلع لائلپور

گواہ شد:۔ خاکسار (ڈاکٹر) محمد انور

امیر جماعت جڑانوالہ ۵۷-۸-۱۲

نمبر ۱۴۶۶۰ میں مسماۃ حرمت بی بی زوجہ منظور احمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۶ گ ب ڈاکخانہ چک ۱۰۲ گ ب ضلع لائل پور صوبہ پنجاب مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵۷-۸-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ چار صد روپیہ جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی تقریباً ۱½ تولہ قیمتی ۱۵۰ روپے کل میزان ۵۵۰ روپے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ بقلم خود حرمت بی بی ۵۷-۸-۲۴

گواہ شد:۔ منظور احمد بقلم خود خاوند موصیہ مذکور چک ۹۶ گ ب ضلع لائل پور

گواہ شد:۔ عبد الکریم بقلم خود سیکرٹری تعلیم و چک ۹۶ گ ب ضلع لائل پور ۵۷-۸-۲۴

نمبر ۱۴۶۶۱ میں عمری زوجہ میاں جمال الدین صاحب قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن جڑانوالہ ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵۷-۸-۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ ۳۲ روپے جو کہ میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں زیور طلائی وزنی ۱½ تولہ قیمت مبلغ ۱۷۱ روپے کل میزان ۲۰۳ روپے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا عمری زوجہ جمال الدین ۵۷-۸-۱۱

گواہ شد:۔ جمال الدین خاوند موصیہ مذکور۔ سکنہ جڑانوالہ ضلع لائلپور

گواہ شد:۔ خاکسار (ڈاکٹر) محمد انور امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ

نمبر ۱۴۶۶۹ میں ثریا بیگم زوجہ شیخ بشیر احمد قوم شیخ قانونگوئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۷ الم ج ب ڈاکخانہ مہدی آباد ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵۷-۸-۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت جائداد مبلغ پانصد روپیہ حق مہر ہے۔ جو کہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ اور میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اس روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز اگر میرے مرنے پر میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ:۔ بقلم خود ثریا بیگم ۵۷-۸-۶

گواہ شد:۔ سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل۔ مربی جماعت احمدیہ لائلپور

گواہ شد:۔ بقلم خود محمد علی والد موصیہ ساکن چک ۱۷ الم ج ب ڈاکخانہ مہدی پور ضلع لائلپور۔

نمبر ۱۴۶۷۰ میں سردار بیگم زوجہ شیخ محمد علی قوم شیخ قانونگوئی پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲-۲۵-۱۳ ساکن چک ۱۷ الم ج ب ڈاکخانہ مہدی آباد ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵۷-۸-۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حق مہر مبلغ پانصد روپیہ ہے۔ جو کہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے بعد جو میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا سردار بیگم زوجہ شیخ محمد علی۔

گواہ شد:۔ سید احمد علی سیالکوٹی مربی جماعت احمدیہ لائلپور

گواہ شد:۔ محمد علی بقلم خود خاوند موصیہ ساکن چک ۱۷ الم ج ب ڈاکخانہ مہدی آباد ضلع لائل پور

۵۷/۸/۶

نمبر ۱۴۶۷۱ میں صدیقہ راشدہ بنت شیخ محمد علی قوم شیخ قانونگوئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تقریباً پیدائشی احمدی ساکن ۱۷ الم ج ب ڈاکخانہ مہدی آباد ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵۷-۸-۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد جو کہ والد صاحب کی طرف سے بطور عطیہ ملی ہوئی ہے۔ ایک کہنہ سنگر مشین ہے۔ جس کی قیمت موجودہ وقت میں مبلغ دو صد روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ بقلم خود صدیقہ راشدہ

گواہ شد:۔ سید احمد علی سیالکوٹی مربی جماعت احمدیہ لائل پور

گواہ شد:۔ محمد علی بقلم خود والد موصیہ چک ۱۷ الم ڈاکخانہ مہدی آباد ضلع لائل پور۔

نمبر ۱۴۶۷۲ میں عزیزہ بیگم زوجہ مرزا غلام مصطفیٰ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرہ ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ پاکستان مغربی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵۷-۸-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ جو کہ بصورت زیور طلائی وزنی دو تولہ قیمت دو صد روپیہ بصورت حق مہر وصول پایا۔ باقی مبلغ تین صد روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز بوقت وفات جو میری جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ عزیزہ بیگم زوجہ غلام مصطفیٰ گوجرہ ۵۷-۸-۱۰ عطا حسین شاہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع لائلپور

گواہ شد:۔ غلام مصطفیٰ خاوند موصیہ مذکور گوجرہ۔ ضلع لائل پور

گواہ شد:۔ عطا حسین شاہ سیکرٹری مال انجمن احمدیہ گوجرہ ضلع لائلپور

درخواست دعا

ایک معزز غیر از جماعت دوست کے گھر نرینہ اولاد نہیں ہوتی۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نرینہ اولاد کی نعمت سے سرفراز فرمائے

(ابو البشارت عبد الغفور ربوہ)

"موجودہ غیر نمائندہ اسمبلیوں کو یونٹ توڑنے کا کوئی اختیار نہیں"

مسلم لیگی لیڈر راجہ غضنفر علی خاں کا بیان

لاہور ۷ اکتوبر۔ مسلم لیگی لیڈر راجہ غضنفر علی خاں نے کہا ہے کہ ون یونٹ پاکستان کے آئین کا بنیادی جزو ہے۔ اور موجودہ غیر نمائندہ اسمبلیوں کو قطعاً یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ ون یونٹ توڑ کر ملک کو از سر نو مرتب کریں۔

آپ نے کہا کہ اگر آئین میں اس قسم کی بنیادی تبدیلیوں کی اجازت دی گئی تو یہ چند سیاسی مہم پسندوں کے ہاتھوں میں ایک کھلونا بن کر رہ جائے گا۔ جو ہمیشہ وزارتی عہدوں کے لئے سب کچھ کرنے کو تیار رہتے ہیں۔

راجہ صاحب نے صدر کے اس واضح اعلان کا خیر مقدم کیا۔ جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ ون یونٹ کے سوال پر ری پبلکن اور نیشنل عوامی پارٹی میں جو سمجھوتہ ہوا ہے اس سے مجھے کوئی سروکار نہیں

مسلم لیگی لیڈر نے وزیر اعظم سہروردی کے اس جرأت مندانہ بیان کا بھی خیر مقدم کیا ہے، کہ عوامی لیگ یونٹ توڑنے کی موجودہ کوششوں کی مخالفت کرے گی۔ آپ نے کہا۔ یونٹ جس طریقے سے قائم کیا گیا تھا اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے لیکن اب یونٹ آئین کا بنیادی جزو بن چکا ہے۔ اور اسے ان چند سیاسی مہم پسندوں کا کھلونا نہیں بنایا جا سکتا جو عہدوں کے لئے ہمیشہ سب کچھ کرنے کو تیار رہتے ہیں۔

راجہ صاحب نے تجویز پیش کی کہ یونٹ کے سوال کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کر دی جائے۔ جو ہر قسم کی جذباتی اپیلوں اور نسلی اور علاقائی تعصبات سے بلند ہو کر عوام کے سامنے صورت حال کی صحیح تصویر پیش کرے

راجہ صاحب نے مزید کہا کہ کمیٹی میں غیر متعصب ماہرین شامل کئے جائیں جو اس بات کا جائزہ لیں کہ پاکستان کی سالمیت۔ استحکام اور نظم و نسق کی بہتری کے لئے موجودہ ڈھانچہ میں کیا تبدیلیاں ضروری ہیں۔

آپ نے مزید کہا کہ اگر اس سلسلہ میں حکومت کوئی کمیشن مقرر کرے۔ تو اسے زیادہ سہولتیں حاصل ہوں گی۔ لیکن اگر حکومت اس تحریک سے اتفاق نہ کرے۔ تو پھر مسلم لیگ کو خود ہی تحقیقاتی کمیٹی مقرر کر دینی چاہئے

راجہ صاحب نے یہ بیان لیگ کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے ڈھاکہ کو روانگی سے قبل دیا ہے۔

بھارت جاپانی مشینیں خریدے گا

نئی دہلی ۷ اکتوبر معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپان نے تجویز کی ہے کہ جاپان خام لوہے کے بدلے ایک ارب پچاس کروڑ روپے کی مشینری بھارت کو بیچیگا۔ ان اشیاء کے تبادلہ کی مدت دس سال طے ہوئی ہے۔

حیدرآباد ٹرسٹ کی تحقیقات کریں

کراچی ۷ اکتوبر۔ وزیر اعظم سہروردی نے حیدرآباد ٹرسٹ اور مسعود آباد ٹرسٹ کی تحقیقات کے لئے میجر جنرل انیس کو مقرر کیا ہے۔ مہاجر کونسل کے ایک وفد نے وزیر اعظم سے اس سلسلہ میں ملاقات کی تھی۔

پاکستان اپنی آزادی اور عزت و ناموس پر آنچ نہیں آنے دیگا

افغانستان سے باقی ماندہ اختلافات بھی ختم ہو جائیں گے (صدر مرزا کا اعلان)

پشاور ۷ اکتوبر۔ صدر سکندر مرزا نے کل شام اعلان کیا کہ پاکستان امن کا خواہاں ہے اور وہ کسی ملک کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتا۔ لیکن اگر پاکستان کے خلاف کوئی جارحانہ کارروائی کی گئی تو پاکستان حملہ آور ملک کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرے گا وہ اپنی آزادی اور عزت و ناموس پر کوئی آنچ نہیں آنے دے گا۔

افغانستان سے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے یہ یقین ظاہر کیا کہ شاہ افغانستان کی آمد پر پاکستان اور افغانستان کے درمیان رہے سہے اختلافات بھی دور ہو جائیں گے۔

صدر سکندر مرزا آج شام ایک دعوت میں تقریر کر رہے تھے جو پشاور کے شہریوں نے ان کے اعزاز میں دی تھی۔ صدر نے کہا کہ بغداد اور سیٹو کے معاہدات سے قیام امن میں بڑی مدد ملے گی۔ آپ نے کہا کہ پاکستانی فوجیں قیام امن کا زبردست ذریعہ ہیں اور اگر پاکستان پر کسی طرف سے حملہ کیا گیا تو ہم اپنی آزادی کے تحفظ پر قادر ہوں گے

افغانستان

افغانستان کے بارے میں صدر سکندر مرزا نے کہا "اب شکوک اور تلخی کا دور ختم ہو گیا ہے۔ میں جب پچھلی بار کابل گیا تو میں نے محسوس کیا کہ افغان رہنما پاکستان سے تعاون کے خواہاں ہیں۔ مجھے پوری توقع ہے کہ آئندہ دسمبر میں یہاں شاہ افغانستان کی آمد سے (۴)

(۴) وہ چند اختلافات بھی ختم ہو جائیں گے جو دونوں ملکوں کے حل طلب رہ گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ افغانستان اور پاکستان کی ترقی کے لئے دونوں ملکوں میں تعاون انتہا ضروری ہے اور جو شخص بھی اس تعاون کے راستے میں حائل ہوگا۔ وہ ان دونوں اسلامی ملکوں کے مفاد کو شدید نقصان پہنچانے کا مرتکب ہوگا۔

کشمیر

کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے صدر سکندر مرزا نے کہا "مقبوضہ کشمیر پر بھارتی فوجوں کا قبضہ ہر حالت میں ختم ہو جانا چاہئیے۔ جب تک بھارت کشمیر کے سلسلہ میں اپنے بین الاقوامی وعدے پورے نہیں کرے گا۔ بھارت اور پاکستان کبھی ایک دوسرے کے دوست نہیں ہوں گے۔ پاکستان صرف یہ چاہتا ہے کہ اہل کشمیر کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کی آزادی حاصل ہو"۔

نہری پانی

نہری پانی کے تنازعہ کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا "اگر بھارت نے پاکستان کا ہزاروں مربع میل کا رقبہ صحرا میں تبدیل کرنے کی کوشش کی تو یہ بدترین قسم کی جارحیت ہوگی۔ اس صورت میں پاکستان کو بھی ہر اقدام کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

گیمبر سٹیشن پر المناک حادثے کے متعلق معلومات درکار ہیں

۲۹ ستمبر ۱۹۵۷ء کو گیمبر سٹیشن کے حادثے (جس میں ۶ ڈاؤن کراچی ایکسپریس ۵۰۵ اپ آئل ایکسپریس سے ٹکرا گئی تھی) کے بعد باسٹھ لاشیں برآمد کی گئی ہیں۔ جن میں سے ۴۳ کو شناخت کیا جا چکا ہے ریلوے حکام شناخت ہونے والی لاشوں کے ناموں کا اعلان کر چکے ہیں اور وہ اخبارات میں شائع ہو گئے ہیں۔ تمام مرنے والوں جن میں شناخت نہ ہو سکنے والے بھی شامل ہیں کے فوٹو لے گئے ہیں۔ یہ فوٹو پولیس کے پاس ہیں۔ جن لاشوں کی اب تک شناخت نہیں ہو سکی ہے انہیں شناخت کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ چونکہ دونوں ٹرینوں کے انجن اور کراچی ایکسپریس کے انجن سے ملحق دو بوگیوں میں تصادم کے بعد آگ لگ گئی تھی اس لئے بعض بدقسمت افراد جل کر ہلاک ہو گئے تھے۔ ان میں سے بعض کی جلی ہوئی لاشیں برآمد کر لی گئی ہیں ان کی شناخت بھی اب تک ممکن نہیں ہو سکی ہے۔ ریلوے کی انتظامیہ شکر گذار ہوگی۔ اگر بدقسمت کراچی ایکسپریس سے سفر کرنے والے ایسے مسافروں۔ جن کے متعلق یہ تصور کیا جاتا ہے کہ وہ حادثے میں ہلاک ہو چکے ہیں کے قریبی رشتہ دار ۳۱ اکتوبر ۵۷ء تک یا اس سے پہلے رجسٹرڈ پوسٹ کے ذریعے ان مسافروں کے متعلق مندرجہ ذیل تفاصیل چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپرس روڈ لاہور کو ارسال کر دیں (۱) نام (۲) صنف (۳) عمر (۴) مکمل پتہ (۵) پیشہ (۶) والد کا نام (۷) کس سٹیشن سے ٹرین میں سوار ہوئے تھے (۸) منزل مقصود (۹) وجہ جس میں سفر کر رہے تھے۔ اگر ممکن ہو ٹرین میں ڈبے کی پوزیشن بھی بتائی جائے۔ (۱۰) معلومات مہیا کرنے والے شخص کا نام اور پتہ۔

(جنرل منیجر)